ہدایۃ المومنین فی تعظیم سیّد العلمین

ملقب

تعلیم ادب تعارفِ نسب

مؤلّف

خادمِ ملّت ابو مسعود سیّد محمود شاہ کاظمی قادری

باہتمام جمعیت حنفیہ قادریہ محمودیہ (رجسٹرڈ) پاکستان

خانقاہ محبوب آباد ۔ حویلیاں ضلع ہزارہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

استفتاء

اسلامی فقہ میں غیر کفو سے سیدہ کے نکاح کا حکم ؟

بخدمت شیخ الاسلام والمسلمین امام اہل سنت فقیہ ملت مفتی امت مفسر قرآن ترجمان دین و ایمان نقیب الاشراف ابو مسعود خواجہ سید محمود کاظمی قادری محدث ہزاروی یہ اہم فقہی سوال ایک مدت دراز سے فتنہ پسند بلائی نگارشات کا ہدف ہو کر اہل اسلام کے لئے اختلاف و انتشار کا موجب بنا ہوا ہے جناب ریاض احمد صاحب اشرفی دیوبندی وہابی نے کچھ عرصے سے روزنامہ جنگ کو آلہ کار بنا رکھا ہے جو ملک و بیرون ملک غلط فہمی کا موجب ہے آپ سے التماس ہے کہ افراد ملت پر احسان فرما کر عام فہم دلائل و بیان سے اس کا جواب لکھ دیں کہ خواندہ ناخواندہ سب لوگوں کو فقہی مسئلہ کا حکم شرعی بخوبی معلوم ہو کر غلط فہمی نہ رہے

خلاصہ سوال اسلامی فقہ میں غیر سید کو سید خاندان میں نکاح کا کیا حکم ہے ؟

سائلین دریافت کنندگان مع روزنامہ و خطوط از نوشہرہ، پشاور، کوہاٹ۔ بنوں، ڈیرہ، کراچی سندھ حیدر آباد۔ مردان۔ خیر پور، راولپنڈی۔ سیالکوٹ۔ ایبٹ آباد۔ لاہور، بہاولپور، مظفر آباد کھائی گلہ۔ باغ۔ راولہ کوٹ۔ ملتان۔ جہلم۔ گجرات۔ انگلینڈ، مسقط، ابوظہبی، دبئی، جدہ مکہ معظمہ، مدینہ منورہ، ریاض۔ ڈنمارک۔ امریکہ، شارجہ، تبوک، عراق، بغداد شریف، ڈھاکہ، لیبیا گلگت، مصر، کویت، سوات

الجواب ملک و بیرون ملک کے خطوط اور روزنامہ جنگ راولپنڈی کے پرچہ جات کے پیش نظر اس سوال کا جواب صحیح یہ ہے کہ باوجود ایمانی اخوت اور دینی برادری و یگانگت کے اسلامی فقہی اصول میں بلا تفاخر و استخفاف غیر سید خاندان شخص سید خاندان کا کفو نہیں

اور جو اپنے خصائص، امتیازات فضائل میں دوسرے خاندان کے خصائص امتیازات و فضائل میں شرعاً برابر نہ ہو وہ اس کا ہم کفو برابر نہیں لہٰذا وہ غیر کفو ہے اور غیر کفو سے نکاح ہونے میں ہتک اور حق تلفی اور عار و استنقاص کا موجب ہے، اسلامی فقہ میں نکاح کا محل شرعی کفائۃ کو ٹھہرایا گیا ہے کہ نکاح میں تین حقوق کا تعلق ہے حق شرع کہ کفو سے ہو حق اولیا کہ غیر کفو سے ہونے کی صورت میں ان کو جو عار استنقاص لاحق ہوتا ہے وہ نہ ہو[۳] حق زن یہ کہ غیر کفو کا فرش بننے میں اس کی ہتک ہے اور موجب عار ہے یہ نہ ہو مہر میں بھی تین حقوق ہیں حق شرع کہ حد شرع سے کم نہ ہو وہ دس درہم ہے حق اولیا کہ مہر مثل سے کم نہ ہو حق زن یہ کہ وہ اس کی ملک ہو لہٰذا ظاہر روایت میں نفاذ موقوف الی رضاء ولی اور ولی کے لئے حق اعتراض و فسخ کے اقوال و نقول سب مرجوح ٹھہرے کہ نادر روایت وَروی الحسن عن الامام بُطلانہ بلا کفو جو شرح الیاس سے ہدایۃ تک میں ہے پوری دنیائے اسلام عرب و عجم میں مفتیٰ بہا مختار للفتویٰ ہے اسی کو شمس الائمہ سرخسی نے اقرب الی الاحتیاط کہا۔ امام فخر الدین زیلعی نے تصریح کی الفتویٰ علیٰ قول الحسن فی زماننا، جامع الرموز میں ہے وبہ اخذ کثیر من مشائخنا کما فی المحیط قاضیخان میں ہے وعلیہ الفتویٰ ابو المکارم حاشیہ شرح وقایہ میں ہے قال قاضی خان ہو المختار للفتویٰ فی زماننا وفی الخلاصہ بہ کان یفتی الامام السرخسی کفایہ میں ہے وبہ اخذ اکثر المشائخ اور کافی و ذخیرہ میں ہے وبقولہ اخذ کثیر من المشائخ الی ان قال فسد الباب بالقول بعدم الانعقاد اصلاً در مختار میں ہے ویفتی فی غیر الکفو بعدم جوازہ اصلاً وھو المختار للفتوی لفساد الزمان اور فتاویٰ رد المختار ۲/۳۲۵ شامی میں ہے الروایۃ المختارۃ للفتوی مرجح علیٰ ظاہر الروایۃ شامی میں ہے اھ المرجوح منسوخ سوال سے ظاہر ہے کہ عرف عامۃ المسلمین میں یہ غیر معروف ہے اور اہل علم و تحقیق پر مخفی نہیں غیر سید کے سید خاندان میں نکاح کے غیر مشروع ہونے پر چودہ سو برس کا اعتقادی و عملی اجماع ہے جراً من خیر القرون الی ھلم اب تک ظاہر الروایت مرجوح ہوئی اور فتاویٰ رد المختار میں ہے ۲/۳۴۸ الحکم والفتیا بما ہو مرجوح خلاف الاجماع لہٰذا دور زمانہ

جنگ راولپنڈی بابت ۹ ستمبر ۱۹۷۹ء، ۱۷ اکتوبر ۱۹۷۹ء اور ۱۶ جنوری ۱۹۸۰ء اسلامی فقہ کے عنوان سے غیر سید کے سید خاندان میں نکاح کے جواز کے زعم باطل سے جو لکھا گیا سب غلط اور اسلامی فقہ کے ضابطہ کے خلاف ہے۔ نہ اُس پر اعتقاد درست ہے نہ عمل صحیح نہ وہ اسلامی فقہ کے مطابق ہے نہ علم و ادب اور تحقیق کے موافق ہے خدا حافظ صاحب زید مجدہ کو معاف فرمائے انھوں نے اظہار عقیدت و محبت کے سلسلہ میں جو ناحق کلفت اٹھائی قابل داد ہے

بہر حال اخوت ایمانی دینی برادری کے باوجود اور بلا تفاخر اسلامی فقہی ملی دستور اور تحقیقی ضابطہ کے تحت غیر سید سید خاندان میں بنا برعدم کفائت نکاح نہیں کر سکتا اور یہ کتاب و سنت اور اسلامی فقہ کا اعلیٰ التحقیقی حکم ادب ہے اور یہ کچھ سادات کے لئے ہی خاص حکم نہیں بلکہ تمام ملی برادری دنیا بھر کی اقوام و انساب کے لئے یہی حکم ضابطہ ہے اور اسلامی فقہ کا یہ مبارک ضابطہ سال ہا سال کے تجربہ و تحقیق پر فقہائے عرب و عجم کا مختار و ماخوذ حکم ہے اور قطعی فیصلہ ہے جس سے انواع و اقسام کے فتنوں اور فسادات کا سدباب کیا گیا ہے

اب عام و خاص برادران ملت و دین شائد یہ معلوم کرنا چاہیں کہ غیر سید اور سید خاندان میں عدم کفائیت کے شرعی وجوہ اور خصائص فضائل آخر کیا ہیں کہ قابل قدر حافظ ریاض صاحب نے اپنے پہلے مضمون ۱۷ اکتوبر اعتراض کے جواب کے شروع میں سادات کرام کی نسبی فضیلت کا اس مہارت سے اشارہ بھی فرمایا کہ اقراری نمائی و انکاری کنی کہا جائے سادات کرام کو جو نسبی فضیلت حاصل ہے اس سے کسی مسلمان کو جرأت انکار نہیں کیا خوب فرمایا یعنی جو مسلمان ہے اس سے اسے جرأت انکار نہیں۔ جسے اس سے جرأت انکار ہے وہ مسلمان نہیں ۹ ستمبر ۱۹۷۹ء، ۱۷ اکتوبر ۱۹۷۹ء ۱۶ جنوری ۱۹۸۰ء کے نشریہ مضمون اگر جرأت انکار ہی ہے۔ تو ناشر کا اسلام خطرے میں ہے اور یہ جرأت انکار نہیں فضیلت حاصل ہے تو غیر سید سید خاندان کا کفو کیسے ہو گیا۔ جرأت انکار کے اقرار سے تو اسلام اور انکار سے یہ فتویٰ قائم نہیں رہتا۔

اب سادات کرام کی وہ نسبی فضیلت جسے عزیز القدر حافظ صاحب نے اقرار و انکار کی

دھوپ چھاؤں کے صیغہ راز میں ہمیشہ کے لئے دفن فرمایا تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

اس نام بردہ دفن کردہ فضیلت کا سراغ لگائیں۔

سو مخفی نہ رہے کہ جس خالق کائنات علیم وحکیم نے انسانوں کو ایک مادر و پدر آدم وحوا سے مخلوق فرمایا اور انما المومنون اخوۃ سے بھائی بھائی بنایا تو اس نے وجعلنکم شعوبا و قبائل لتعارفوا کے فرمان سے بنی آدم کو قوموں خاندانوں والا بھی خود بنانے کا ارشاد فرمایا اور اسے مقصد شرع بنایا کہ یہ قوموں اور خاندانوں کا تعارف برقرار رکھو۔

قوم سادات کو جونسی جدی فضیلت حاصل ہے وہ یہ ہے کہ۔

جد سادات سید العالمین ہے سید الانبیاء والمرسلین ہے سید الاولین والآخرین ہے۔ سید السادات ہے رحمۃ للعالمین ہے شفیع الوریٰ ہے۔ شفیع المذنبین ہے۔ صاحب مقام محمود صاحب وسیلہ صاحب فضل عظیم۔ اتقی ولد آدم۔ اکرم العالمین۔ اعلم العالمین۔ صاحب کوثر جد السادات۔ جد الحسنین ہے امام القبلتین۔ صاحب میثاق النبیین۔ ناطق بالوحی۔ جس کی رضا پہ قبلہ ہوا۔ ورفع بعضہم درجٰت جس کی شان میں لعلک ترضیٰ۔ وللآخرۃ خیر لک من الاولیٰ ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ۔ صاحب معراج جسمانی روحانی۔ صاحب رویت کلام۔ جس کی حیات کلام قدم گاہ کی قسم ہوئی۔ انا ارسلنک شاہدا ومبشرا ونذیرا۔ جس کی تعزیر وتوقیر علی الاطلاق مشروع ہے جس کی ہتک ایذا علی الاطلاق غیر مشروع ہے۔ جس کا شجرہ امت مسلمہ ہے جس کے شجرہ میں کفر شرک سفاح تک نہیں۔ جس کا شجرہ خیار سے خیار میں ہے اس کے نام کا کلمہ ہونا اس پر قرآنی نزول جو معلم و مقصود کائنات ہے کہ جس پر اللہ اور اللہ کے فرشتے صلوٰۃ وسلام بھیجیں اور تمام اہل ایمان کو ان پر اور ان کی آل پر درود وسلام کا حکم ہوا۔

قوم سادات کی ذاتی شخصی فضیلت یہ ہے کہ

سادات ہی شرعا اولاد رسولؐ، اولاد سید العالمین وفرد ثقلین ہونا اور ان کی اس سیادت وشرافت کا مسائل کفالۃ میں اعتبار مشروع ہونا جد سادات کے نام کا کلمہ مشروع ہونا

جس کے پڑھنے سے کفر سے نکل کر دین و ایمان میں داخلہ نصیب ہوتا ہے سید العالمین ہے نسب سادات کا دنیا اور آخرت میں موصول و نافع ہونا آیت تطہیر کا مورد ہونا سادات کی جد کا معلم و مقصود کائنات ہونا سادات کی جد کا شارح صاحب شریعت ہونا سادات کی جد پر اس قرآن حکیم کا نازل ہونا جس سے پہلے دین اور کتابیں منسوخ ٹھہرے سادات کا شرعاً جزو رسولؐ ہونا سادات اولاد رسول کی ہتک و ایذا استخفاف کا شرعاً رسول اللہ کی ہتک و ایذا ہو کر نارواہونا سادات کا آل محمد و آل رسول ہو کر ذات مصطفیٰ ؐ کا حکم رکھنا ان پہ درود کا حکم و معمول ہونا۔

سادات کرام کے یہ مذکورہ بالا جدی خصائص و فضائل اور ذاتی شخصی خصائص فضائل ہی وہ نسبی فضیلت ہے جو شرعاً ان کو حاصل ہے جس سے کسی مسلمان کو جرأت انکار نہ ہونا جناب ریاض احمد صاحب زید مجدہ نے تذکرہ لکھا اور رہ گئے ہی انسے محض جذبات نسلی گروہی یا آبائی تعصبات کہہ کر اس سے صاف انحراف انکار اختیار کر کے پھر ۹ ارستمبر کا ہی باطل فتویٰ و مضمون ۱۷ اراکتوبر کو دوبارہ نشر کرنے میں اپنے علم و تقویٰ کی ذمہ داری تصور فرمائی محبت و احترام اہل بیت کے دعویٰ و اظہار کے باوجود نہ حدیث ثقلین میں تین بار اہل بیت کے حق میں اللہ کی یاد دہانی نے ان کا قلم پکڑا نہ رسول اللہ کے آخری الفاظ اخلفونی فی اھل بیتی انہیں تھام سکے محبت رسول کے دعویٰ کے سامنے رسول خدا کا یہ فرمان بھی ان کے دھیان میں نہ آیا۔

من اذی شعرۃ منی فقد آذانی ومن آذانی فقد آذی اللہ جس نے میرے بال کو ایذا دیا تو اس نے مجھے ایذا پہنچایا اور میرا ایذا اللہ کا ایذا ہے یہ لے اصل فتویٰ تو نہ صرف بال بلکہ پوری آل اولاد کے قتل و غارت سے کم ایذا نہیں افسوس کہ آل اولاد کے اس ایذا رساں بے بنیاد فتویٰ میں قرآن پاک کا یہ جملہ بھی یاد نہ آیا ما کان لکم ان تؤذوا رسول اللہ تمہیں رسول اللہ کا ایذا دینا حلال نہیں۔

خلاصہ مطلب یہ کہ جس دین اسلام میں کفائۃ کو محل نکاح اور شرط قرار دیا ہے اسی میں

جد سادات کی چالیس خصوصی فضیلتیں غیر سید کی جد میں نہیں اور سادات کرام کی دس خصوصی فضیلتیں کسی غیر سید میں نہیں لہذا کوئی غیر سید سید خاندان کے برابر و کفو شرعاً نہیں اور غیر کفو سے اسلامی فقہ کی آخری تحقیقی روایت مفتی بہا مختار للفتوی لبطلانہ بلا کفو پر عرب و عجم میں فتوی ہے دوسری روایت مرجوح ہو کر منسوخ ٹھہری اس پر حکم یا فتوی خلاف الاجماع ہے جیسا کہ رد المختار فتاوی شامی میں تصریح ہے الحکم والفتیا بما ھو مرجوح خلاف الاجماع پس غیر سید اسلامی ایمانی اخوت و برادری کے باوجود سید خاندان سے بلا تفاخر و استخفاف برابر و کفو نہیں اور غیر کفو سے نکاح شرعاً اسلامی فقہ میں باطل اصلاً غیر منعقد ہے روزنامہ جنگ راولپنڈی میں بار بار جو اس کے خلاف نشر ہوا سب باطل مذہبیاً مردود ہے اس پر اعتقاد و عمل جائز نہیں۔ اس کی اغلاط کا جائزہ حسب ذیل ہے۔ (۱) غیر سید کے سید خاندان میں نکاح کا سوال ہوا جس کا صحیح جواب اسلامی فقہ میں اعلی تحقیقی یہ ہے کہ غیر سید اور سید خاندان ہی سے ظاہر ہے کہ باوجود ایمانی اخوت دینی برادری کے باہم برابر نہیں برابری نہ ہو تو کفائت نہیں اور اسلامی فقہ حنفی کی مفتی بہا مختار للفتوی روایت لبطلانہ بلا کفو ہے لہذا بلا تفاخر و استخفاف غیر سید کا سید خاندان میں نکاح اصلاً باطل واساً غیر منعقد ہے چنانچہ درمختار میں ہے ویفتی فی غیر الکفو بعدم جوازہ اصلاً وھو المختار للفتوی لفساد الزمان (۲) ۹ ستمبر ۱۹۷۹ء اور ۱۷ اکتوبر ۱۹۷۹ء پھر ۱۶ جنوری ۱۹۸۰ء جناب حافظ صاحب کا نشریہ غلط اور مذہبیاً باطل فتوی گمراہ کن غلط فہمی پر مشتمل ہے کہ پارہ ۲۶ حجرات کی آیت کا ایک ٹکڑا: ان اکرمکم عند اللہ اتقکم کو یوں نقل کیا گیا جیسا غیر سید کو سید خاندان سے برابر و ہمکفو بنانے ہی کو بہ خواہ مخواہ حافظ صاحب کے حافظہ میں اتری ہو معاذ اللہ البتہ ہرگز نہیں قرآن ضابطہ کائنات ہے۔ جد سادات پر نازل ہوا اس کا مطلب بیان کرنا انہی کی شان ہے جس پر وہ انزل الینا لتبین للناس ما نزل الیہم الکتاب معلم مقصود کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان اتقاکم و اعلمکم باللہ انا تم سب سے زیادہ تقوی اللہ علم اللہ میں ہوں (بخاری) فانا اتقی ولد آدم و اکرم عند اللہ

ولا فخر سو تمام بنی آدم سے الفاد اکرم اللہ کے حضور میں ہوں یہ حقیقت ہے فخر یہ نہیں ۔

در تفسیر در منثور زیر آیت تطہیر) سو اس کا تعلق تو چار سادات سے ہے نہ کسی غیر سید سے خدا معاف فرمائے۔ بے سمجھے اس کا حوالہ دیا گیا ۔ (۳) اس مسئلہ کفائت ولایت کا مدار جس حدیث پر ہے ۹ استمبر ۱۹۷۹ء کے نشریہ میں اس کی صحت کے منکر ہی علماء کا سہارا اختیار کیا گیا مگر اہل علم وتسلیم و ہدایت علما کا سہارا لینے کو ہدایہ کفایہ درایہ عنایہ فتح القدیر وغیرہم سے کوئی نگاہ عنایت میں نہ آیا جنہوں نے کتاب وسنت پر باب اولیاء و اکفار کو موسس بنایا اور علمائے تو فرماتے ہیں فقہ کی اصل سنت و آثار اور اس کی اصل کتاب اللہ ہے جس میں ہے وَ جعلناکم شعوبًا وقبائل لتعارفوا کیا اس سے بھی انکار والوں کو تلاش کر کے انکا بھی سہارا لیا جا سکتا ہے ۔ حاشا وکلا اسلامی فقہ کے باب اولیا و اکفا کا مدار نصوص کتاب وسنت و آثار سے جسارت انکار اسلامی جسارت نہیں خدا بچائے ہمیں اور ہمارے برادران دین وایمان کو آمین (۴) ۹ استمبر کے نشریے میں ولایت کفایت کے سلسلے میں ثبوت دلیل ونص کا انکار فرمایا ہے یہ اسلامی فقہ اور فقہاء کرام سے منہ چڑھانا اور مکابرہ ہے محقق علی الاطلاق صاحب فتح القدیر عالی جناب حافظ صاحب کے ہاں کچھ وقعت رکھتے ہوں تو فتح القدیر میں ہے فاثبات ولایت الاب بالنص بعلتہ احراز الکفو باپ کو جو ولایت نص سے ثابت ہوئی احراز کفو کی علت ہی پر مبنی ہے (۵) ۱۹ ستمبر ۱۹۷۹ء جنگ پنڈی کے غلط نشریے میں حضرت حافظ صاحب نے بکمال جسارت نشر کیا البتہ شیعہ حضرات کے ہاں سید زادی کا نکاح غیر سید سے حرام ہے مگر ۷ اکتوبر ۱۹۷۹ء روزنامہ جنگ راولپنڈی میں اعتراض کے جواب میں اپنی حمایت زعم فرما کر شیعہ فقہ کے متبحر علما سے جو حوالہ جات نشر فرمائے ان میں جناب حافظ صاحب کے نشریے کا ابطال تکذیب ہے، فیصلہ خود ان پر یا ناظرین پر ہے کہ اسلامی اور عالمانہ بیان ونشریہ کس کا ہے اور کفری اور جاہلانہ کس کا ہے بہر حال اگر سوء ادب نہ ہو تو یہ فتوی اور مضمون محض باطل دل آزار ہونے کے علاوہ انتہائی بے تحقیق بھی ہے ۔

(۶) یونہی عالی جناب حافظ ریاض فکر و تحقیق سے بے نیاز ہو کر ۱۹ ستمبر ۱۹۷۹ء روزنامہ جنگ راولپنڈی میں انتہائی جسارت سے نشر کر دیا عجمی خواہ عالم ہو عربی عورت کا کفو نہیں بے نیازی کے بالاخانے پر اس خیال کی ہوا نہ لگی کہ کفائۃ کے سلسلے میں جب کوئی نص قطعی نہیں اسی نشریے میں ہم ہی نشر کر رہے ہیں تو یہ کس بنا پر نقل فرما رہے ہیں اسے روشنی طبع تو بر من بلا شدی بے ادبی معاف یادش بخیر جد سادات سید العالمین رحمۃ للعالمین ہی معلم و مقصود کائنات ہیں اپنی زبان وحی ترجمان سے فرمایا۔ ان اللّٰہ اختار خلقہ فاختار منھم بنی آدم ثم اختار بنی آدم فاختار منھم العرب ثم اختار العرب فاختار منھم قریشا ثم اختار قریشا فاختار منھم بنی ھاشم ثم اختار بنی ھاشم فاختارنی منھم فلم ازل خیارا من خیار الا ومن احب العرب فبحبی احبھم ومن ابغض العرب فببغضی ابغضھم (رواہ الطبرانی عن ابن عمرؓ شفا) اللہ نے مخلوق کا چناؤ کیا بنی آدم کو باقی خلق سے چنا پھر بنی آدم سے عرب کو چنا پھر عرب سے قریش کو چنا پھر قریش سے بنی ہاشم کو چنا پھر بنی ہاشم سے (ایک روایت میں بنی عبد المطلب کو اور بنی عبد المطلب سے) مجھ کو چنا تو میرا شجرہ ہمیشہ خیار سے خیار میں رہا آگاہ ہو جو عرب کو محبوب جانے تو مری محبت ہی سے انہیں محبوب جانے گا اور ان سے بغض رکھے تو میرے بغض سے ان کو مبغوض جانے گا۔

صحیح مسلم و ترمذی میں واثلہؓ سے مروی ہے کہ معلم و مقصود کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم نے فرمایا ان اللّٰہ اصطفی کنانۃ من ولد اسماعیل واصطفی قریشا من کنانۃ واصطفی من قریش بنی ھاشم واصطفانی من بنی ھاشم اللہ نے کنانہ کو بنی اسماعیل سے چنا اور کنانہ سے قریش کو چنا اور قریش سے بنی ہاشم کو چنا اور بنی ہاشم سے مجھ کو چنا۔

صواعق محرقہ طبع مصر صہ ۱۱۲ سیدۃ نساء العالمین بنت سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے معلم و مقصود کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ان النبیؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے فرمایا کل بنی انثی ینتمون الی عصبتھم الا ولد فاطمۃ فانی انا ولیھم

وانا عصبتہم وانا ابوہم (رواہ الطبرانی عن فاطمۃؓ صواعق) ہر ایک فرزند شجرہ میں پدری خاندان سے منسوب ہوتا ہے سوا اولاد فاطمہ کے کہ میں ہی ان کے شجرہ کا ولی ہوں اور مجھی سے ان کا شجرہ نسب ہے اور میں ہی ان کا والد ہوں اس نص صریح سے معلوم ہوا کہ سادات بنی فاطمہ سید العالمین معلم و مقصود کائنات کی اولاد ہیں اور تمام اقوام بنی آدم اور انساب بشری سے افضل و اشرف ہیں دنیائے اسلام میں بلاد عرب و عجم کی کوئی قوم کوئی خاندان باوجود اخوت ایمانی برادری دینی کے بلا تفاخر و استخفاف ان کے ساتھ برابری کفایت نہیں رکھتا یہ چھٹے درجہ والے ہیں پانچویں درجہ میں ہاشمی کا کفو نہیں چوتھے درجہ مطلبی کا کفو نہیں تیسرے درجہ ہاشمی کا کفو نہیں دوسرے درجہ قریشی کا کفو نہیں تو عربیہ کا کفو کیسے عجمی ہو تو آپ نے کس بے خبری میں ... نقل کر کے اصل مدعا کو نہ جانا کیا سید العالمین کی نسبت والے کا عجمی کفو ہو ... چاہے ... شاہ ہو تو ... انہی نصوص کی بنا پر عرب عجم سے اور قریش عرب اور بنی ہاشم قریش سے اور بنی مطلب بنی ہاشم سے اور علوی ان سے اور سید اولاد رسول بنی فاطمہ کو ان سب سے افضل رکھا جاتا ہے۔ انساب اقوام کا مدار بھی یہی نصوص ہیں ۱۹ ستمبر کے نشر ... میں بے تکلفی سے کوئی نص قطعی مروی نہیں کہہ کر اعتبار کفائت کا حساب ہی چکا دیا گیا ہے۔

(۷) ۱۹ ستمبر کے باطل فتوی کے مضمون میں جناب حافظ صاحب نے بڑی جسارت سے بے باک نشر فرمایا اس سلسلہ میں صحیح مرفوع حدیث کی روایت کسی محدث کی کتاب میں نہیں ... مگر امام بنہانی شرف المؤبد لآل محمدؐ ص ۳۹ طبع بیروت احادیث صحیحہ و نصوص صریحہ کا تصریحاً فرماتے ہیں کہ یہ دلالت کرتی ہیں کہ اہل بیت سب سے نسباً افضل و حسباً اعلیٰ ہیں اور کوئی غیر سید ان کا کفو نہیں۔

نہایت مؤدبانہ کہنے دیجئے کہ کائنات انکار کا سارا شجرۂ علم و نسب محشور ہو کر بھی یہ کہنے کی ہمت نہ رکھے (۱) کہ صحیح مسلم اور صواعق محرقہ محدث کی کتاب نہیں (۲) نہ یہ کہ یہ روایت صحیح نہیں (۳) نہ یہ کہ یہ روایت مرفوع نہیں (۴) نہ یہ کہ یہ کتابیں اہل سنت کی نہیں (۵) نہ یہ کہ یہ دونوں کتابیں حجت و سند نہیں (۶) نہ یہ کہ یہ کتابیں مشہور و معروف نہیں (۷) نہ یہ کہ ان ہر دو روایت

صحیح مرفوع سے ثابت مضمون دین ایمان وا... کے لئے اعتقاد وعمل کے لائق نہیں (۸) نہ یہ کہ
اس مضمون کے اعتقاد وعمل کے لائق ہونے سے کسی محقق فقیہ امام مجتہد نے انکار کیا ہے (۹) نہ
یہ کہ ہر دو روایت حدیث کے حجت وسند ہونے میں کسی کو کلام ہے (۱۰) نہ یہ کہ ہر دو کتابوں
کے مصنف مشہور امام امام نہیں

صحیح مرفوع حدیث کی روایت کسی محدث کی کتاب میں نہیں ملتی اور کوئی نص قطعی
مروی نہیں لکھ کر نشر کر دینا انتہائی بے بنیاد جسارت نہیں تو کیا ہے۔

ع ... پہ پتی تو کالی رات ساری کائنات روزنامہ جنگ میں نص کے
وجود اور روایت کے ملنے سے انکار کی منتق بار بار علم ادب بصیرت دیانت اور تقوی
اور مطالعہ کا کس قدر ثبوت فراہم کرتی ہے ایسے مایہ ناز افراد سے قوم محروم نہ ہو ورنہ ہر
بدھ کی الجھن کیسے سد حد ہوگی

(۸) حضرت حافظ ریاض زید مجدہٗ کے فتووں کا بالا خانہ تحقیق احتیاط سے بلند و بے نیاز
پایا گیا ہے ۱۹ ستمبر کے اس بے احتیاط نشریے میں آپ لکھتے ہیں بلکہ فتاویٰ مہریہ میں تو اس
قسم کے نکاح کو باطل قرار دیا گیا ہے آگے بریلوی دیوبندی علما کا ذکر کر کے لکھا کہ ان کے نزدیک
یہ تفریق علی الاطلاق صحیح نہیں۔

کچھ ناظرین ۱۹ ستمبر ۱۹۷۹ء کے روزنامہ جنگ راولپنڈی میں اسلامی فقہ کی سرخی کے تحت
یہ بے احتیاط و بے اصل فتوی کا مضمون پڑھ کر اس غلط فہمی میں مبتلا ہوئے ہوں گے
کہ جب فتاوٰی مہریہ کا اس قسم کے نکاح کو باطل قرار دینا صحیح نہیں تو فتاوی کی عظمت وصحت
کو بھی دھچکہ لگا اور حالانکہ یہ فتاوی مبارکہ کی شان کے خلاف ہے سو غلط فہمی کا ازالہ ضروری
ہے فتاوی مہریہ مبارکہ میں جو ہے وہ اسلامی فقہ کے عین مطابق ہے بعض لوگوں کو ملت کے
ان تمام احکام ومسائل سے انحراف واختلاف کا عارضہ در پیش رہتا ہے جس میں مسئلہ د مقصود
کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا نمایاں احترام وادب خالق کائنات نے رکھا ہے

یہ ایک تاریخی علمی حقیقت ہے جسے ملحوظ رکھنے میں اختلافیات کے حل کرنے میں مدد ملتی ہے
اللہ تعالیٰ ہمارے تمام ہم جنس کو اس عارضہ سے بچائے آمین۔ عزیز القدر حافظ ریاض
صاحب نے فتاویٰ مہریہ پر اس بے بنیاد الزام تراشی میں بھی بڑی جسارت سے بے احتیاطی
برتی بے نیازی کے بالا خانے سے ۱۲۵۰ برس کے فاصلہ کی چھلانگ لگا کر ۱۳ سو برس سابق پر
اتنی بڑی چھلانگ پر حافظ صاحب اگر تو ستارۂ جرأت پانے کے مستحق ہیں اور لکھا جا چکا
کہ غیر سید سید خاندان کا ہم کفو نہیں اور غیر کفو سے نکاح باطل ہے یہی اسلامی فقہ حنفی کا حتمی
اور آخری فیصلہ ہے امام اعظم ابو حنیفہؒ کے آخری شاگرد امام حسن بن زیاد سے مروی ہے بروایۃ
الحسن عن الامام بطلانہ بلا کفو (کتب فقہ و فتاویٰ) دنیائے اسلام عرب و عجم
میں اسی پر فتویٰ دیا جاتا ہے جیسا کہ درمختار میں ہے ویفتی فی غیر الکفو بعدم جوازہ اصلا وھو
المختار للفتوی لفساد الزمان امام غیر کفو سے نکاح کو باطل تو مذہب حنفی کے امام نے
قرار دیا جن کی وفات ۲۰۴ھ میں ہے اور غیر کفو کا نکاح ۱۲۰۰ برس سے باطل ہے حافظ نے
اسے فتاویٰ مہریہ پر چسپاں کرنے میں ۱۲۵۰ برس کی چھلانگ لگا دی اور بریلوی دیوبندی علما کو بیچ
بنا کر تفریق علی السواق صحیح نہیں کہنا بھی اسی طرح بڑی بے بنیاد جسارت کا اتہام ہے قیامت
سلامت بے ادبی معاف ہمیں کہنے دیجئے اگلے پچھلے اکٹھے ہو کر لاؤ ملک بھر سے کوئی بریلوی
دیوبندی عالم جس نے مذہب حنفی کی روایت مفتی بہا مختار للفتوی بطلانہ بلا کفو کے حق
کیا یا کہا ہو کہ یہ صحیح نہیں اور ایسا کر کے حنفی سنی رہے ہوں تو لاؤ فادعوا من استطعتم ان
کنتم صادقین تمام علماء نے مسلسل اپنے فتاووں میں اس اجماعی فیصلہ کو برقرار رکھا ہے
اور متواتر نقل کیا ہے دیکھو تمام علماء بریلی و دیوبند وغیرہ کے فتاوے مگر حافظ ریاض سب سے
بے نیاز ہو کر اس فقہی اجماعی فیصلہ کی تغلیط و تکذیب کے شوق کی طغیانی میں اہل تقلید وہابیہ کو
محدثین کی پگڑی بندھا کر مذہب مہذب حنفی کے تحقیقی مسائل و احکام کے مدار مرویات
کے حق متکلم فیہا احادیث اور ضعیف روایات کی مرویات کی بنا پر حرمت و حلت کا حکم فرمانے

صحیح نہیں ہے یہ جسارت پورے مذہب حنفی پر کی گئی ہے جولائق اعتقاد تو کیا لائق اعتماد و عمل نہیں۔

ظاہر الروایت پر مبنی اقوال ونقول کا سہارا ہے کہ ۹ ار ستمبر ۱۹۷۹ء روزنامہ جنگ راولپنڈی میں چھپے وہ انکار مذہب کے برابر ہے۔ اور مذہب کے ساتھ دشمنی سے کم نہیں فقہ اسلامی کے اصول پر نادر روایت مختار ماخوذ مشائخ ہو جانے پر ترجیح صریح پاتی ہے اور ظاہر روایت مرجوح ہو جاتی ہے اور یہاں ایسا ہی ہوا ہے اور ظاہر روایت سے سند لے کر فتویٰ و حکم اور قضا ایسا نادر کام ہے کہ فتاویٰ رد المختار شامی میں ہے ۴/۳۴۴ الحکم والفتیا بما هو مرجوح خلاف الاجماع پس ۹ ار ستمبر، ۷ ار اکتوبر ۱۹۷۹ء و ۱۶ ار جنوری ۱۹۸۰ء روزنامہ جنگ راولپنڈی میں اسلامی فقہ کے عنوان سے جو کچھ لکھا گیا ... کے نکاح کے بارہ سراسر باطل اور مردود مذہب سے جہالت پر مبنی ہے۔

(۹) حافظ ریاض اشرفی صاحب دیوبندی نے لوگوں کو بہکانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی علماء بریلی کے اعلیٰ حضرت کی بھی اسی طرح کچھ بے محل نقول سے کام لینا چاہا تو ۱۶ ار جنوری ۱۹۸۰ء کے پرچے میں ان کے القاب لکھ کر کہا اور یہ ان کا جائز حق بھی ہے پہلے یہ کہ اگر واقعی ایسا ہے تو ان کی ایک عرب و عجم کے علماء و مشائخ کی مصدقہ کتاب حسام الحرمین شریف کے اجماعی مضمون کے اعتبار سے جس میں انہوں نے دلائل کتاب و سنت و فقہ سے اللہ رسول کے بے ادبوں گستاخوں کے حق میں یہ فتویٰ ثبت فرمایا اور سب علماء سے تصدیق کرائی کہ ان کے ہر فرد کا حکم یہ ہے کہ جو ایسا ارتکاب کرے یا اس کی حمایت و تائید کرے یا اس کے کفر و ارتداد میں تردد و توقف کرے کافر ہے اور اس میں شک نہیں کیا اس میں ان کی تصدیق و تائید بھی ان کا جائز حق ہے یا تومنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض کا مظاہرہ کیا جائے گا؟

اعلیٰ حضرت نے سارے لکھے اور سب لکھنے والوں کا حزم و احتیاط سے جو نتیجہ و خلاصہ لکھ دیا وہ بس ہے فتاویٰ رضویہ کتاب النکاح باب اللفظ مع ... المدارس

علی وجود العار فی عرف الامصار کما صرح به العلماء الکبار، مدار مسئلہ وجود عار پر حسب عرف امصار و بلاد جیسا کہ علماء کبار نے تصریح کردی ہے پھر فتح قدیر کی تصریح پیش کی الموجب ہو استنقاص اہل العرف فیدور معہ عدم کفائۃ کا مدار عرف پر ہے عرف میں موجب عار و ہتک ہے تو کفائۃ نہیں بنا بر روایت مفتی بہا مختار للفتوی نکاح باطل ہے یونہی رد المحتار کا حوالہ دیا پس عرب و عجم کے بلاد و امصار میں سید سے غیر سید کے نکاح کا تصور و ذکر بھی سادات غیر سادات کے نزدیک موجب عار و استنقاص و ہتک ہے جہاں اور جب تک یہ ہے وہی حکم عدم کفائۃ بطلانہ بلا کفو نکاح باطل ہونے کا ہوگا۔

رہا علم سے نسب کے نقص کا جبر ہونا سو نسب رسول اللہ کے سوا دوسرے انساب میں تو متصور ہے مگر غیر سید جسے نسب رسول کا فضل حاصل نہیں اس نقص کا جبر علم کی فضیلت سے بھی نہیں ہوسکتا جیسا کہ امام العلماء امام غزالیؒ نے وجیز ۲ طبع غوریہ میں تصریح صریح کی ہے لا یجبر فضیلۃ نسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بفضیلۃ اُخری وما وری ذٰلک فقد تقتضی العادۃ بجبر نقیصۃ بفضیلۃ بحیث ینتفی العار جس میں نسب رسول کی فضیلت کا نقص ہو وہ علم وغیرہ کسی اور فضیلت سے پورا نہیں کیا جاسکتا اور ایک نسب رسول کی فضیلت کے سوا بتقاضائے عادت ہر فضیلت کا نقصان اور فضیلت سے ہوسکتا ہے اس طرح کہ عار منتفی ہوکر برابری کا حکم حاصل ہو جائے اور خود اعلیٰ حضرت فاضل بریلویؒ سے اس کی تصدیق ثابت ہے فتاوی رضویہ ۲/۶۶۵ مطبع اہل سنت وجماعت بریلی فتح القدیر امام محقق علی الاطلاق ومنسک متوسط وفتاوی عالمگیریہ وغیرہ میں ہے۔ کل ما کان ادخل من الادب والاجلال کان حسنًا جس امر میں معلم و مقصود کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے ادب واجلال کو زیادہ دخل ہو وہ حسن ہے چاہے اس کی نقل وسند نہیں ملے یا نہ ملے کہ عموم واطلاق امر و تعزروہ وتوقروہ میں ہر امر تعظیم و توقیر قطعاً داخل ہے کسی اور نقل و دلیل و سند کی حاجت نہیں اس سے زائد اور کیا سند و دلیل ہوسکتی ہے اور نص فقہی العجمی لا یکون کفوا للعربیۃ مطلقاً کی اصل بھی یہی ہے

اور صحیح مذہب یہی ہے اور صحیح یہ ہے کہ عالم اور بادشاہ بھی عربیہ کا کفو نہیں بینا بیع ، اقول جب عجمی عربیہ کا کفو نہیں تو قرشیہ ، ہاشمیہ ، مطلبیہ ، علویہ کا کیونکر ہو سکے پھر ان سے اوپر سیدہ فاطمیہ کا کفو ہونا تو کیا ہی نہیں کہ صرف عربیہ سے اوپر قرشیہ ہے اس سے اوپر ہاشمیہ اس سے اوپر مطلبیہ اس سے اوپر علویہ غیر فاطمیہ ان سب سے اوپر اولاد رسول سیدہ فاطمیہ حسنیہ حسینیہ ہے ۔

اسی بنا پر جامع الرموز ص ۲۰۵ کتاب النکاح میں ہے لیس العجم والا العرب کفو للعلویۃ وھو الاصح کما فی المضمرات جب علویہ کا کفو کوئی عجمی عربی غیر سید نہیں تو سیدہ کا کوئی غیر سید عجمی عربی کیسے کفو ہو سکتا ہے ۔

(۱۰) ۱۹ ستمبر ۱۹۷۹ء روزنامہ جنگ راولپنڈی میں زیر عنوان اسلامی فقہ حافظ ریاض احمد اشرفی صاحب نے اس سراپا غلط فتویٰ کے ضمن میں یہ دسواں الہامی علمی کمال نشر فرمایا۔ البتہ شیعہ حضرات کے ہاں سیدزادی کا نکاح غیر سید سے حرام ہے ۔ ۱۰ اکتوبر ۱۹۷۹ء کے پرچہ میں اعتراض کے جواب میں اپنے بے حد کرم فرما شیعہ فقہ کے متبحر عالم سے اپنی حمایت و تائید جان کر تردید بھی نشر کی اب بار سوم ۱۶ جنوری ۱۹۸۰ء اس غلط فتویٰ کی تیسری مشق فرمائی اس میں ہے "لیکن شیعہ اکابر محدثین و مجتہدین کی کتب سے یہ بات کہیں بھی ظاہر نہیں ہوتی کہ ان کے ہاں یہ بات مسلم ہے کہ سیدزادی کا نکاح بجز سیدزادے دوسرے کسی بھی مومن سے حرام ہے اور سیدزادی کا کفو صرف سیدزادہ ہی ہو سکتا ہے دوسرا کوئی نہیں"۔ فیصلہ ناظرین پر ہے کہ حافظ صاحب اسلامی فقہ کے سچے عالم ہیں یا ان کے شیعہ حضرات اور کفری فقہ کے جھوٹے عالم کون ہیں کہ دونوں نے ایک دوسرے کے صریح خلاف کہہ کر ایک دوسرے کی تکذیب فرمائی ہے حافظ صاحب نے امام تسلیم کر کے صاحب کافی کے علم و اعتقاد کے درجہ کی بلندی کی دعا کا شرف حاصل کیا اور کافی کو اسم بامسمی حاصل ہونے کا اقرار نامہ نشر کیا شاید جس کتاب کے یہ حافظ ہیں اسکے حق میں ان کے امام کی عقیدت کا حال یہ ہے کان یعتقد التحریف والنقصان (تفسیر صافی مقدمہ سادسہ) میں ہے

لانہ کان روی روایات فی ھذا المعنی فی کتابہ الکافی ولم یتعرض لقدح فیھا مع انہ

کلینی نے اپنی کتاب کافی میں قرآن میں تحریف و نقصان کے اعتقاد پر بہتیری روایات ذکر کر کے رد و قدح نہ کیا مسلم رکھا اسلامی فقہ میں وہ عظیم ذخیرہ بھی تھا جو اس باطل فتویٰ کے رد میں پیش کیا گیا مگر حافظ صاحب نے محض اس لئے وہ اختیار نہ کیا کہ وہ معلم مقصود کائنات اور آپ کی آل اولاد سادات کرام کے ادب و احترام کا موجب ہے اور اعلیٰ تحقیق علمی ادبی فقہی کا سرمایہ ہے اس سے بچ کر بکمال تفحص و تلاش متروک و منسوخ ظاہر روایت پر مبنی تفقہات و ظنیات مشائخ و علما کی نقول کا سہارا لے کر بے ادبی اور فساد میں مبتلا کرنے کا سامان کیا اور مذہب کا وہ راستہ جو فساد و فتنہ سے بچانے کو تھا ہرگز نہ اختیار کیا وہ یہ ہے ویفتی فی غیر الکفو بعدم جوازہ اصلاً وہو المختار للفتوی لفساد الزمان (درمختار) حق ہے فرمان خداوندی و ان یروا سبیل الرشد لا یتخذوہ سبیلا و ان یروا سبیل الغی یتخذوہ سبیلا ہدایت ادب کی راہ دیکھ کر بھی نہ لیں گمراہی بے ادبی کی راہ جہاں ملے اسے لے لیں۔ اللہ بچائے آمین۔

اسلامی فقہ کے دلائل حقہ ایمانیہ کے تحت فقہائے کرام نے جو اصولی نصوص و ضوابط ذکر فرمائے پچھلے علما و مشائخ نے انہی کی روشنی میں تصریحات سے رہنمائی کی احناف کرام کا روشن پاک مسلک نوادر امام حسن بن زیاد میں قول امام اعظم ابوحنیفہ رح بطلانہ بلا کفو مفتیٰ بہ مختار للفتوی عرب و عجم میں ہے اور مبنا و مدار موجب عدم کفائتہ عار و استنقاص کا اہل عرف میں پایا جاتا ہے فان الموجب ہو استنقاص اہل العرف فیدور معہ (شامی، عالم گیری۔ فتح القدیر رضویہ وغیرہا)

فمن عرف المدار عرف ان الحکم علیہ یدار (رضویہ) عرب و عجم کے سادات غیر سادات کے نزدیک غیر سید کا سید خاندان میں نکاح کا تصور و ذکر بھی موجب عار و استنقاص و ہتک ہے جو کسی مسلک میں مسالک اسلامیہ سے اور کسی کتاب میں کتب سماویہ میں درست نہیں اور جو دشمن علم و ادب اور لے گا نہ عرف و

وقرآن اس سے جاہل رہ کر فتویٰ ہانک دے۔ وہ نہ عالم ہے نہ مفتی و قاضی ایسے کا علم ضیاع حقوق خلق و فساد و ظلم میں بغات مفسدین سے بڑھ کر ہے علامہ امام ابن عابدین شامی حنفی رسالہ ثانیہ ص ۴۷ پر لکھتے ہیں۔ وقد ظهر لك ان جمود المفتی او القاضی علی ظاهر المنقول مع ترك العرف والقرائن الواضحة والجهل باحوال الناس یلزم منه تضییع حقوق کثیرة وظلم خلق کثیرین۔

فیا للعجب عن قول مرجح ومختار للفتوی مذہب کے خلاف پر حکم وفتویٰ و قضا حرام اور خلاف الاجماع پر ایسی جرأت شامی میں ہے المرجوح منسوخ الحکم والفتیا بما ہو مرجوح خلاف الاجماع رد المختار ص۵ ج۱ میں ہے الضرورة تبیح الخروج عن اصل المذہب حرج وضرورت شرعیہ لابدیہ میں تو خروج عن اصل المذہب بھی مباح ہو جاتا ہے تنقیح حامدیہ ج۱ مصر میں ہے یجب الحکم بالعرف وان خالف ظاهر المذهب ص ۱۵۵ عرف اہل اسلام کے بموجب حکم واجب ہے، چاہے ظاہر مذہب کے خلاف ہو غیر سید سید خاندان سے نہ جدی فضائل میں ہم کفو ہے نہ ذاتی شخصی فضل و شرف میں لہذا غیر کفو ہے اور غیر کفو سے نکاح باطل ہے امام شعرانی نے فرمایا من خصائصه ان آله لا یکافیهم فی النکاح احد من الخلق (کشف الغمہ) امام جلال سیوطی نے بھی یہی کہا (خصائص کبریٰ) علامہ امام نبہانی نے تصریح کی بعد ذکر احادیث صحیحہ ونصوص صریحہ کے فهذه احادیث صحیحة ونصوص صریحة تدل علی ان اهل البیت افضل الناس حسبا ونسبا ویتفرع علی هذا انهم لا یکافیهم فی النکاح احد من الناس وبه صرح غیر واحد من الائمة قال الجلال السیوطی فی الخصائص من خصائصه ان آله لا یکافئهم فی النکاح احد من الخلق (الشرف المؤبد لآل محمد ص۳۹)

فتاویٰ رد المختار شامی باب سجود السہو میں ہے۔ ولا عجب من کمل الرجال کصاحب الهدایة والزیلعی وابن الهمام حیث عدلوا عن ظاهر الروایة لما فیه من

الحرج صحو الروایۃ الاخری للتسہیل علی الامۃ تکملہ من النظیر الم ادیکھو عجب

نہیں بعلت حرج وضرورت شرعیہ دینیہ کے ظاہر روایت کے ترک اور دوسری روایت
کے اختیار میں بلا لغادت تعدی کے کہ یہ ثابت ہے کا مل عالم افراد مذہب وملت سے
جیسا کہ صاحب ہدایہ وزیلعی وابن الہمام جیسوں سے جب کہ انھوں نے حسب حکمت و
ہدایت ضابطہ کائنات فمن اضطر غیر باغ ولا عاد فلا اثم علیہ اور لا اکراہ
فی الدین یرید اللہ بکم الیسر حالت ضرورت ودفع حرج و رفع حاجت میں ظاہر
روایت کو ترک کر کے نادر روایت کی تصحیح کی اور اسے مختار بنایا امت پر تسہیل شرعی کو
فراہم کرنے میں اس کی مثالیں اسلامی فقہ میں کم نہیں المشقۃ تجلب التیسیر اسی سے ماخوذ ہے
غیر کفو میں نکاح تو ہر آئینہ فتنہ وفساد کا موجب ہے۔ اس میں اتنے فتنے فساد
ہیں جو دنیا سے آخرت تک کو شامل ہیں مقاصد ومقتضیات نکاح کے منافی مفاسد پر مشتمل ہے
اور اس کی خرابیاں بہت ہیں۔ (۱) خالق کائنات کی اس حکمت وتجویز ہی کے خلاف ہے
جو وجعلناکم شعوباً وقبائل لتعارفوا میں منصوص ہے (۲) حکم سنت کے خلاف ہے۔
ولا یزوجن الا من الاکفاء عورتوں کا نکاح غیر کفو سے نہ ہو اور فرمایا اذا جاءکم
الاکفاء فانکحوھن ولا تربصوا بھن الحدثان (جامع الصغیر) ہم کفو لوگ رشتہ
طلب کرنے آئیں تو عورتوں کا نکاح کر دیا کرو اور ان کے لئے آفات بلیات کا انتظار نہ
کرو جو غیر کفو سے نکاح کی صورت میں پیش آتی ہیں (۳) کتاب وسنت پر سنجیدہ غور سے
کفائۃ نکاح کا شرعی محل اور شرط معلوم ہوتا ہے۔ اذا وجدت لہا کفواً اور اذا
جاءکم الاکفاء فانکحوھن لہذا غیر کفو سے نکاح خلاف شرع ہے (۴) حکم و
تجویز شرع سے بغاوت ہے (۵) نظر فقہی میں عقد نکاح میں تین حقوق متعلق پائے
جاتے ہیں حق شرع کہ اس سے امر ونہی کا تعلق ہے حق اولیاء کہ لتعارفوا اور فانکحوا
کا امر اور ولا یزوجن الا من الاکفاء کی نہی اولیاء سے متعلق ہے۔ حق زن کہ تحریم نفس

اور مہر اس کا حق ہے غیر کفو سے نکاح میں یہ تینوں حق تلف ہوتے ہیں لہٰذا صریح ضرر ہے ولا ضرر ولا اضرار فی الاسلام سے یہ امر منکر ہے (۶) عورت اور اسکے خاندان کے لئے موجب عار و استنقاص و ہتک ہے اور یہ صریح ضرر و ایذا ہے جو شرعاً جائز نہیں (۷) سیدہ کا غیر سید سے نکاح جو اس کا جدی اور ذاتی لحاظ سے کفو نہیں تو تمام خاندان سادات اولاد رسولؐ کا استخفاف و ایذا بھی ہے جو خود ذاتِ مصطفےٰ علیہ التحیہ والثناء کا موجب ایذا بھی ہے اور وہ حرام بالاجماع ہے کم ہو یا زیادہ (زرقانی) عورت یا اس کے اولیاء خاندانی لوگ اپنا حق ترک کر کے غیر کفو میں نکاح پر رضامند ہوں تو وہ حق شرع اور دوسرے حقداروں کے حقوق ساقط کرنے کا حق نہیں رکھتے لہٰذا معصیت کے مرتکب ہوں گے اور سوء اختیار سے فاسق ہو جائیں گے اور آئندہ ایسا کرنے کے مجاز نہ ہوں گے (۸) حق شرع کا ضیاع ہے (۹) خالق اور مخلوق کے حقوق میں معصیت کے ساتھ مداخلت ہے (۱۰) قرآن حدیث اور فقہ کی مخالفت ہے قربت اور اولاد میں حرمت و فساد کا پہلو نمایاں ہے۔ عورت پر تمکین مرد پر صحبت وطی میں حرمت کا پہلو موجود ہے لہٰذا اس سے بچنے ہی میں احتیاط و حزم ہے اور امر فروج میں شرعاً احتیاط واجب ہے تو جانب تحریم ہی قابل لحاظ ہے۔ کہ اصل فرج میں حرمت ہے (رضویہ باب المحرمات ص ۲۳۲ و ۲۳۳) بغیۃ المسترشدین طبع مصر ص ۲۱ مسئلہ شریفۃ علویۃ خطبھا غیر شریف فلا اری جواز النکاح وان رضیت ورضی ولیھا لان ھذا النسب الشریف الصحیح لا یسامی ولا یرام و لکل من بنی الزہراء فیہ حق قریبھم وبعیدھم وانی بجمعھم ورضاھم سیدہ فاطمیہ سے نکاح کرنا چاہے اگر کوئی غیر سید تو نظر شرع میں یہ جائز نہیں چاہے عورت اور اس کا کوئی ولی رضامند ہو جائے اس لئے کہ اس نسب شریف صحیح سے ہمسر کوئی غیر سید خاندان نہیں نہ ہونے کی توقع و امکان ہی ہے جیسا کہ کتاب و سنت سے ثابت ہے اور سادات اولاد رسول بنی فاطمہ نزدیک و دور

والے سب کو شرعاً حق حاصل ہے اور کب ممکن ان سب کا اکٹھا کرنا اور ان سب کی رضا حاصل کرنا اور عینی شرح کنز ج ۱ ص ۱۴۸ وقال ابو یوسف اذا رضی بعضهم لا یسقط حق من هو مثله کالدین المشترك اور الحاصل غیر سید سید خاندان میں نکاح نہیں کر سکتا نہ تفاخر کی بنا پر نہ کسی دینی ایمانی برادر کے استخفاف تحقیر کی بنا پر بلکہ محض حکم شرع کی بنا پر فتاوی رد المحتار شامی کتاب القضا ص ۱۳۰ ج ۴ والقاضی یاخذ کا لمفتی بقول الامام سواء کان معه احد من اصحابه اولا لکن الفتوی علی قول ابی یوسف فیما یتعلق بالقضاء لزیادة تجربته اور ہدایہ باب الاولیاء والاکفاء میں ہے وعن ابی حنیفة وابی یوسف انه لا یجوز فی غیر الکفوء اور اسی میں ہے، ویروی رجوع محمد الی قولهما نوادر امام حسن بن زیاد آخری شاگرد امام اعظم سے مروی ہے کہ غیر کفو نکاح اصلاً جائز نہیں امام اعظم اور امام ابو یوسف دونوں سے یہ روایت ہے اور امام محمد کا بھی ان کے ہی قول کی طرف رجوع مروی ہے عین الہدایہ میں ہے پس تینوں اماموں کا اتفاق ہو گیا اور غیر کفو سے عقد کے حق میں امام فخر الدین زیلعی نے تصریح کی۔ واما تمکینها من الوطی فعلی المفتی به هو حرام کما یحرم علیه الوطی لعدم انعقاده والله ورسوله اعلم فائدہ بعض اہل نقل کو متروک ظاہر روایت یعنی اقوال ونقول احتیاط سے برطرف نقل و ذکر میں یہ ذہن میں نہیں رہتا کہ وہ قالوا و قیل کا ضمنی مفاد ہے اصل احتیاط و حزم فقہا ایسے اقوال ونقول کو بیان ضعف و اختلاف کے لئے ذکر کیا کرتے ہیں اسے جزم و ثبت کے لئے زعم کر لینا علم فقہ اسلامی سے بلادت و ذہنی نابالغی تصور کرنا چاہیے رد المختار ج ۱ ص ۹۱ پر تصریح ہے قالوا و قیل کلاهما مشعران بالضعف جامع الرموز صفحہ ۵۳۹ پر ہے علی ما قالوا یشیر الی الخلاف فیه فتاوی شامی ج ۵ ص ۲۴۴ پر ہے قالوا دلیل الخلاف والتضعیف فتاوی شامیہ ج ۵ ص ۱۲۴۵ پر مرقوم ہے قاله اغالباً للتضعیف حتی فی قالوا وعلیه الفتوی فتاوی تنقیح حامدیہ میں ہے لفظ قالوا یجاء به اشارة الی ضعف

مَاقالوا جیساکہ فتح القدیر میں ہے وفی الجامع لِقاضی خان قالوا الحسیب یکون کفواً لِلنسیب الخ کو ایسے ہی بعض نے جزم و اثبات کے خیال سے نقل و ذکر کر مارا حالانکہ بناءِ الفاسد علی الفاسد ہے ہرگز صحیح نہیں **فائدہ (۲)** اور اس باطل اشر بہ میں حافظ صاحب جیسے لوگوں نے ضعف بصارت و بصیرت کی بنا پر عارضہ روایت بلا درایت اور نقل بلا عقل کی عادت پر بنات رسول کے نکاح کو سند میں پیش کرنے کی شرمناک جسارت فرمائی وہ ان کے بیحد کرم فرماؤں کے زمرہ میں چہرہ خراشی صادر د سرکوبی کا سبب بن سکتا ہے ان پیران نابالغ ذہنوں کو اتنا علم نہیں کہ وہ نکاح حالتِ ضرورت میں یوں ہوئے جیسے اولاد آدم میں بہن بھائی کے نکاح ہوئے نہ اس ہونے پر اعتراض نہ وہ آئندہ کے لئے سند جواز ہے اسلامی فقہ میں ایسے امر ضرورت کا قاعدہ ہے الثابت ضرورۃً یقدر بقدرہا حالت ضرورت کے امور ضرورت کی حالت پر مقصور و منحصر ہوتے ہیں۔ (شرح سیر کبیر) اور حضرت علامہ امام صبان قدس سرہ اپنی مشہور امام مبارک کتاب اسعاف الراغبین میں تصریح فرماتے ہیں کہ یہ سب نکاح آسمانی وحی سے ہوئے عبد الملک بن محمد نیشاپوری اپنی سندِ مقبول سے ابو سعید خدری رضؓ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں معلم و مقصودِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مَا تَزَوَّجْتُ شَیْئًا مِنْ نِسَائِی وَلَا زَوَّجْتُ شَیْئًا مِنْ بَنَاتِی اِلَّا بِوَحْیٍ جَاءَنِی بِہٖ جِبْرَئِیْلُ عَنْ رَبِّی عَزَّ وَجَلَّ میں نے اپنی ازواج اور بنات سے کسی کا معاملہ نکاح نہیں کیا مگر ہر معاملہ وحی الٰہی سے جبریل میرے پاس حکم مرے رب عز و جل کا لے کر آئے تب کیا (اسعاف) اِن کنت لَا تدری فتلک مصیبۃ - وَاِن کنتَ تدری فالمصیبۃ اعظم، گو جہالت سے کیا تو نے مصیبت ہے بڑی + اور دانستہ کیا تو ہے یہ لعنت اور بھی سید خاندان سید العالمین کی اولاد ہے غیر سید شخص سید العالمین کی اولاد نہیں دونوں برابر نہیں برابر نہ ہو تو کفو نہیں اسی لئے سید اولاد رسول کو سید اور غیر سید کو غیر سید کہنا اسلامی اصطلاح ہے بس

کوئی غیر سید کا ہم کفو نہیں اور غیر کفو سے اسلامی فقہ میں نکاح باطل ناروا ہے عرب و عجم

میں اسی پر اتفاق ہے دوسرے قول کی روایت مرجوح متروک و منسوخ ہے فتاوی شامی میں

ہے ص ۴۳ اَلْحُکْمُ وَ الْفُتیا بِمَا ھُوَ مَرْجُوْحٌ خِلَافُ الاجماع روزنامہ جنگ راولپنڈی

میں اس کے متعلق ۱۹ ستمبر ۱۹۷۹ء ، ۱۷ اکتوبر ۱۹۷۹ء ، ۱۶ جنوری ۱۹۸۰ ، ۳۱ جنوری ۱۹۸۰ء

جو نشر ہوا سب مردود باطل ہے غیر سید سید کا کفو نہیں سید خاندان میں بلا افتخار و استخفاف

نکاح غیر سید نہیں کر سکتا یہ شرعاً باطل حرام ہے ۔ یہ ملک و بیرون ملک سے سائلین کے فرستادہ

سوالات اور پرچہ جات کے جواب فقہی شرعی کے لئے لکھا گیا کہ غلط فہمیوں کا ازالہ بھی ہو اور اصل

مسئلہ کا صحیح جواب و فیصلہ افراد امت مسلمہ کو معلوم ہو جائے ۔ خادم ملت ابو مسعود سید محمود

کاظمی قادری حنفی محبوب آبادی ۔

محدث ہزاروی کی ۲۷۶ تصنیفات سے مطبوعات

۱ : جہاد استحاد جہاد کا جذبہ پیدا کرنے والی کتاب جسے بھارت نے برداشت نہ کر کے ممنوع قرار دیا یہ کتاب پڑھ کر کئی افسر اور سپاہی مسلمان ہو گئے۔ ۱۵/- روپے

۲ : جامع الخیرات وہ مقدس کتاب جس میں شریعت طریقت کے ضروری مسائل مجرب عملیات، تعویذات آسان مجربات طبیہ شجرہ صلوات وفتوی نکاح سیدہ اختلافی مسائل کا حل ہے۔ ۴۰/- روپے

۳ : مقامع السنیہ نکاح سیدہ کا شرعی حل اور اس پر اعتراضات کے جواب ۱۵/- روپے

۴ : صحیفہ تحقیقات معلم ومقصود کائنات اور آل اصحاب کے فضائل کے دلائل مسائل کا دریا ہے۔ ۱۲۰/- روپے

۵ : تحقیق غیر اسلامی معمولات پر شکوک ... خزانہ ۵۰/- روپے

۶ : حفظ الاحناف فرق ضالہ کے معرکہ آرا ۴۹ اعتراضات کا کامیاب جواب ۱۵/- روپے

۷ : حفظ دین ایمان گمراہ فرقوں کے وساوس کا جواب ۵/- روپے

۸ : علی فتوی شرافت سادات پر بھر کے فتووں کا سمندر ۳۰/- روپے

۹ : اربعین نبویہ چالیس احادیث مبارکہ ہر مسلمان کو عالم بنانے والی کتاب ۷/- روپے

۱۰ : شاہد مقبول ترجمہ رشفۃ الصادی ہر مسلمان کے گھر کا نور کتاب۔ ۳۰/- روپے

۱۱ : تحفۂ سادات ترجمہ شرف موید لآلِ محمد ۔/۱۵ روپے

۱۲ :۔ اسوۂ حسنہ فلسفہ ڈاڑھی اور اس پر مودودی پرویز کے خیالات کا جواب ۔/۷ روپے

۱۳ : ملفوظ محمود چالیس مقالات تحقیقات دین آموز ایمان افروز ہزاروں مسائل ۔/۱۵ روپے

۱۴ :۔ نظام مقصود شرح سلام محمود خزانہ علم و عرفان ۔/۱۵ روپے

۱۵ : اربعین خواتین عورتوں کے لئے چالیس حدیثوں کا مجموعہ ۔/۲ روپے

۱۶ : الدولۃ القادریہ منت و نذر کا علم اور منکروں کا جواب ۔/۴ روپے

۱۷ :۔ الاجازہ نماز جنازہ کے ساتھ ذکر کا ثبوت حیلہ کا ثبوت ۔/۷ روپے

۱۸ :۔ افازہ ذکر و دعا بعد جنازہ

۱۹ :۔ تحریم شرعیہ امامت خارجیہ ۔/۷ روپے

۲۰ :۔ الاتحاد والجہاد عربی اردو ۱۹۷۴ء سربراہی کانفرنس میں پیش کی گئی ۔/۵ روپے

۲۱ :۔ الاتحاد والجہاد انگریزی ۔/۵ روپے

۲۲ : سلام محمود معلم و مقصود کائنات کی شان پاک ۔/۳ روپے

۲۳ : زاد محمود معلم و مقصود کائنات کی شان پاک ۔/۱۲ روپے

۲۴ :۔ ذکر جمیل مدحت مصطفےٰ پر بے مثل ذخیرہ ۔/۳ روپے

۲۵ یاد حبیب زمانہ حج و زیارت کا عرفانی کلام ۔/۲ روپے

۲۶ : رفیق محمود مصنف کا مدحت مصطفےٰ پر لاجواب کلام ۔/۱۵ روپے

۲۷ : انوار نادریہ چالیس سوالوں کے علمی عرفانی جواب ۔/۵ روپے

۲۸ :۔ سیف المسلول فتوی اعدائے آل رسول ۔/۱۰ روپے

۲۹ : محفل محبوب تبلیغی اصلاحی پنجابی کلام ۔/۱۰ روپے

۳۰ عرفان محمود مجدد مائۃ حاضرہ کا مناجاتیہ کلام خزانہ عرفان ۔/۱۵ روپے

۳۱ راہ صفا مصنف کا فارسی تبلیغی اصلاحی کلام ۔/۱۵ روپے

۳۲ ب۔ مناجات محمود مجدد مائۃ حاضرہ کا مناجاتیہ کلام خزانۂ عرفان ۱۵/- روپے

۳۳ مثلث حالی فلسفہ اصلاح تنظیم کائنات ۳/- روپے

۳۴ ہدایۃ المومنین تعظیم سید العالمین ملقب تعلیم ادب تعارف نسب

۳۵ نفحات محمودیہ بصورت قطعات۔

مفسّرِ قرآن مُفکّرِ اسلام محدّث ہزاروی کی ۳۷۶ تصنیفات سے مطبوعات کے ملنے کے پتے :۔

۱۔ مکتبہ محمودیہ جامعہ اسلامیہ خانقاہ محبوب آباد حویلیاں ہزارہ۔

۲۔ خلافت اکیڈمی منگورہ سوات۔

دُنیائے اِسلام کے عُلما و مُفتیانِ دین

جنہوں نے اس پر تصدیقات لکھی ہیں۔

اور بعینہٖ اس مسئلہ کا استفسار آپ سے ۱۳۵۶ھ میں بھی ہوا جو (احیاء الادب) کی تصنیف کا باعث ہوا اور اس پر عرب و عجم کے مندرجہ ذیل علمائے کرام نے دستخط کئے :-

مکّہ معظمہ

محمد عبدالوہاب حنفی کابلی۔

محمد داؤد غزنوی الہراتی۔

محمد عبدالرزاق مالکی عرفی عنہ۔

محمد احتشام حنفی۔

محمد ریحان حنبلی۔

محمد وفا شاذلی مغربی۔

المدینۃ المنوّرہ

عطاء اللہ مدرس مسجد نبوی۔

محمد عبدالرزاق ازہری مدنی۔

فقیر مصطفیٰ علی مہاجر مدنی نقشبندی۔

ترکی

عبدالمعظم الونا حنفی۔

یمن

محمد حنیف مُفتی۔

شام

محمد مرتضیٰ گیلانی حنفی حماۃ سوریہ۔

نقیب السادۃ الاشراف۔

محمد علی الفتاح حنفی نقشبندی۔

فلسطین

احقر علاؤ الدین عفی عنہ۔

مفتی امین الحسینی۔

محمد عبدالرزاق شافعی۔

مصر

محمد عبدالرزاق شافعی۔

محمد ابراہیم العبد شافعی۔

ٹونک

مفتی محمد عثمان حنفی۔

رامپور

مولوی مکی اسعد عفی عنہ۔

ایران

محمد راشد حنفی۔ محمد حسین طاہر۔

خراسان

قاضی محمد شبیر حنفی [illegible]۔

بہاولپور

سید [illegible]

تاشقند

محمد [illegible] اللہ عابد۔

[illegible] نسیم مقری حنفی [illegible]

مفتی سید محمد [illegible] بخارا۔

محمد [illegible] حنفی [illegible]۔

افغانستان

عبد [illegible] واسطی۔

حسن [illegible] جاوا۔

محمد شعیب حنفی قندھار۔

محمد یوسف حنفی روم۔

محمد ضیا بغداد۔

محمد عبد الرسول حنفی کابل۔

محمد مختار شافعی مالابار۔

محمد صابر البکری حنبلی عراق۔

دربار میرہ شریف راولپنڈی

فقیر سید اسعد شاہ چشتی سیالوی۔

دربار میرہ شریف ہزارہ

سید محمد شاہ کاظمی نقشبندی۔

سید غلام مصطفےٰ شاہ سجادہ نشین میرہ شریف

دربار بھور شریف میانوالی

فقیر محمد صدیق آستانہ بھور۔

دربار نقشبندیہ گجرات شہر

حافظ سید ولایت شاہ جماعتی۔

سید محمود شاہ۔

سید قائم علی شاہ سنی حنفی۔

دربار قادریہ گجرات

فقیر محمد دین قادری۔

دربار قادریہ کچھوچھہ شریف

اعلحضرت محدث کچھوچھوی سید محمد غفرلہ
الاشرفی الجیلانی بالمدینۃ المنورۃ کربوغہ
شریف، کوہاٹ۔

دربار قادریہ کربوغہ شریف

فقیر فضل حق بقلم خود۔
مولوی سید محمود الحسن شاہ۔ قاضی محمد نور عالم
مولوی عبد الرحمٰن نقشبندی۔
قاضی رفیع الدین۔ قاضی نور عالم۔
قاضی محمد فضل کریم لہڑی گڈاری جہلم۔

پاکستان، دربار علی پور شریف

اعلحضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب
جماعت علی عفی اللہ عنہ بقلم خود۔
علامہ سید محمد حسین شاہ صاحب فاضل دیوبند
سید خادم حسین شاہ علی پوری۔
علامہ سید اختر حسین شاہ صاحب علی پوری۔
سید انور حسین علی پوری۔
سید صدر حسین علی پوری۔
فقیر عبد الرشید مدرس دار العلوم نقشبندیہ۔

دربار گولڑہ شریف

اعلحضرت العبد الملتجی والمشتکی الی اللہ المدعو
بمہر علی عفی عنہ بقلم خود۔
سید غلام محی الدین گولڑوی۔
مدرس محب النبی مفتی
محمد نعمت اللہ الہ آبادی عفی عنہ۔
سید شاہ ضیاء الدین سلطانپوری۔
غلام محمد عفی عنہ حافظ (قاری) خطیب دربار
فقیر ابو الحقائق محمد عبد الغفور ہزاروی
چشتی نظامی خطیب وزیر آباد۔
مولوی فرید الدین۔
مولوی عبد الرحمٰن میرپوری چشتی گولڑوی۔

دربار چورہ شریف

فقیر محمد شفیع سجادہ نشین فاروقی
نقشبندی چوراہی۔

دربار جلالپور شریف

فقیر سید فضل شاہ چشتی سیالوی۔

دربار مانکی شریف

محمد امین الحسنات سجادہ نشین مانکی شریف

یاغستان

محمد عبدالفتاح حنفی ۔

مولوی علامہ امیر علی نعیمی فاضل مراد آباد

تلمیذ اعلحضرت صدرالافاضل ۔

راولپنڈی

علامہ محمد اسحٰق مانسہروی راولپنڈی۔

علامہ سید عبدالقادر شاہ گیلانی

خطیب ٹینچ بھاٹہ ۔

مفتی محمد صادق خطیب جامع مسجد

مرکزی راولپنڈی ۔

مولوی مولا بخش سابق خطیب

مرکزی جامع مسجد ۔

محمد عارف اللہ قادری میرٹھی

مدیر ماہنامہ سالک ۔

مولوی محمد نظیر حسین شاہ خطیب

اے ڈی کوہاٹ ۔

مولوی امام علی شاہ تیگالی ۔

پیر غلام محمد شاہ شکوری ۔

محمد اشرف علی فاضل دیوبند ۔

حافظ عبدالمجید فاضل بریلی ۔

علامہ علی اکبر چک لالہ

سید محمود الحسن شاہ خطیب سگنل ۔

عبدالرحیم خطیب مسجد صابری راولپنڈی

لُہسر شرفو

قاضی عبدالمجید خطیب لہسر حنفی چشتی ۔

جھنگ

مولوی قطب الدین جامعی حنفی ۔

سید غلام نبی شاہ قادری ۔

شاہپور

حافظ محمد عابد ۔

گجرانوالہ

مفتی بشیر حسین خطیب ۔

میانوالی

مولوی غلام یٰسین ۔

کہوٹہ

مولوی عبدالحق فاضل دیوبند ۔

مانسہرہ

محمد عبید الرحمٰن فاضل حزب الاحناف ۔

دارالعلوم بدھو

علامہ محمد الدین چشتی استاذ العلماء

پشاور

حافظ علی احمد جان نقشبندی

جماعتی حنفی خطیب کچہری [illegible]۔

کوہاٹ

محمد عثمان فاضل دیوبند گڑھی [illegible]

نعیم الدین حنفی نقشبندی۔

مولوی عبداللہ خان۔

مولوی عبدالغنی شیخ الحدیث [illegible]

مولوی عبدالکریم فاضل دیوبند

خطیب مسجد چھاؤنی۔

نواں شہر ہزارہ

مولوی محمد عصمت اللہ مفتی علماء

ہزارہ چشتی۔

بدخشاں

نصیر الدین انصاری غفرلہٗ

دارالعلوم پکھنی

سید محمد جلال الدین بانی دارالعلوم

کھلابٹ ہزارہ

استاذ العلماء قاضی محمد عبدالسبحان

قادری محمودی۔

قاضی غلام محی الدین بن قاضی

عبدالسبحان۔ غلام محمود۔

اچھرہ

علامہ محمد عمر۔

محمد عبدالوہاب۔

فقیر محمد عنایت اللہ بیگ

باب رضوی حامدی قادری (بریلی)

خطیب جامع مسجد سانگلہ ہل۔

محمد عبدالحامد القادری بدایونی

صدر جمعیت العلماء پاکستان۔

کراچی

مولوی محمود شاہ کیماڑی۔

مولوی سید عبدالسلام باندوی۔

مالاکنڈ

مولوی حکیم سید معین الحق۔

کوکل ہزارہ

علامہ اُستاذ العلماء محمد اسماعیل قادری فاضل دیوبند۔

اخون بانڈی

مولوی عبدالرحمٰن فاضل دیوبند۔

مولوی محمد اکرم فاضل جامعہ رضویہ۔

لائلپور

مولوی عبدالجبار فاضل دیوبند۔

بنوں ۔ لکی مروت

مولوی عبدالعزیز خطیب عفی عنہ۔

پیرزادہ حافظ غلام مصطفےٰ۔

جہلم

سید محمد منیر خطیب دلمیال۔

رجوعیہ دارالعلوم چشتیہ مرویہ

استاذ العلماء مولوی عبدالکریم حنفی چشتی میروی۔

مولوی نورالحق خلف علامہ عبدالکریم رح

کیمبل پور

حافظ محمد عبدالحمید۔

لاہور

علامہ احمد علی خطیب شاہی مسجد۔

علامہ شمس الزمان رضوی۔

محمد یار خطیب مسجد طلائی۔

محمد عالم مدرس نعمانیہ۔

نجم الدین پروفیسر لاہور۔

مولوی غلام مرشد مدرس اوّل۔

حافظ جمال الدین۔

شاہ رسول نعمانیہ لاہور۔

مولوی عبدالقیوم نیّر ہزاروی۔

شمس آباد

علامہ غلام گیلانی۔

مولوی انوارالحق۔

قاضی عبدالسلام ابن قاضی غلام جیلانی رح

میاں محمد عبدالحق محدث غرغشتوی

کوہ مری

مولوی حکیم عزیزالرحمٰن حنفی۔

محمد سعید چشتی خطیب مری۔

دربار نور پور شاہاں

خطیب دربار مولوی سید محمد قاسم شاہ

فاضل منظر الاسلام لائلپور۔

دربار خانقاہ محبوب آباد حویلیاں

عبد المصطفیٰ ابو نعیم سید

عبد القاضی شاہ حنفی قادری غفرلہٗ

نقیر سید محرم شاہ۔ فقیر سید علی اکبر شاہ عفی عنہ۔

خادم العلماء سید منظور محمد شاہ حنفی۔

سید محمد نعیم الدین۔

شاہ عبد العزیز۔

دربار مکھڈ شریف

علامہ احمد دین چشتی فاضل دیوبند

سجادہ نشین دربار کالا باغ ڈاکخانہ کوہاٹ

سید سکندر شاہ خطیب ایس ٹی سی کوہاٹ

مفتی ابو الخلیل محمد اسلم خادم دار الافتاء

جامعہ رضویہ مظہر الاسلام لائلپور۔

دربار تونسہ شریف

حافظ سدید الدین صاحب سجادہ نشین۔

علامہ خواجہ نظام الدین صاحب۔

میر واعظ نائب صدر جمعیت علماء کشمیر۔

مفتی محمد ثناء اللہ شاہ

فاضل دیوبند۔

مفتی ضیاء الحق اندرابی۔

مفتی سید سکندر شاہ کاظمی۔

پیر سید ضیاء الدین اندرابی

چکلالہ

حافظ ولایت حسین خطیب۔

کتاب ہذا کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ دینِ اسلام لاریب ضابطہ کائنات ہے۔ فقہ اس سے نکالا ہوا قانون ہے جس میں نکاح کا شرعی محل کفائتہ ہے جس کا معنی برابری ہے۔ یعنی شوہر کا شرف وفضل عورت کے برابر ہو اگر برابر نہ ہو تو وہ غیر کفو ہے اور غیر کفو سے نکاح بے محل اور باطل ہے۔ غیر سیّد اسلامی فقہ کی رُو سے سیّد خاندان کے برابر نہ جدی لحاظ سے ہے نہ ذاتی لحاظ سے ایمانی اخوت کے باوجود بلا کسی تفاخر کے غیر سیّد شخص خاندان سادات اولادِ رسول کا کفو نہیں۔ اسلامی فقہ میں غیر کفو سے نکاح کے متعلق عرب وعجم میں روایت مفتی بہا مختار للفتوی بُطْلَانُہٗ بِلَا کُفُوٍ ہے اسی لئے علماءِ اسلام نے سادات کو یوں خطاب کیا ہے ؎

اَنْتُمْ بَضْعَةُ النَّبِیِّ فَکُوْنُوْا
کَیْفَ کُنْتُمْ فَمَا لَکُمْ اَکْفَاءُ

ملٹری پریس (جناح روڈ)
راولپنڈی